

پروڈايل نمبر ۸۳۵
شیخ صاحب
بازار لاہور

بارہ افضل قادیان
بخدمت جناب صاحب
عدوہ انجمنہ - لاہور
Lah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل اختیار قادیان

غلام نبی

سہ ماہی عالم
بازار لاہور

جماعت احمدیہ کا مسٹر آرگن جیسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مزارتہ الیدرین کی مدد سے شانی ایڈیٹور نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۸۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء یوم جمعہ مطابق ۲۸ شوال ۱۳۴۶ھ جلد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلہ کی وصولی کے لئے اعلان

المنیہ

خدا کے فضل و کرم سے اس وقت فصل ربیع کی کٹائی ہو رہی ہے۔ اور بعض اضلاع میں ہو چکی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فصل کے چندہ کے وصول کرنے کیلئے چند ضروری ہدایات دیدی جائیں۔

اس سال یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ زمیندار صاحب سے چندہ کا غلہ کھلیا نوں سے ہی وصول کیا جائے۔ اس لئے ہر ایک جماعت یہ انتظام کرے۔ کہ ہر ایک زمیندار صاحب پر ایک محصل مقرر ہو جس کا یہ کام ہو۔ کہ وہ ہر ایک اپنے متعلقہ دوست کے غلہ کے برآمد ہونے پر کھلیا نوں سے چندہ کا غلہ وصول کرے۔ اور جس قدر غلہ اس طرح سے وصول کرے۔ وہ تمام ایسے شخص کے پاس جمع کرتا جائے۔ جو اس غرض کے لئے پیسے سے مقرر کیا گیا ہو۔

۲۔ اگر کسی دوست کا غلہ گھر پہنچ جائے۔ تو یہ کوشش کی جائے کہ ان کے گھر سے غلہ وصول کر لیا جائے۔ کیونکہ وقف پڑنے کی صورت میں چندہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۳۔ دفتر بیت المال سے اس غرض کے لئے ایک جوانی کا دفتر تمام زمیندار جماعتوں کو ارسال کیا گیا ہے۔ کہ ایسا انتظام کر کے جماعتیں دفتر بیت المال کو محصلوں کے نام وغیرہ سے اور اگر ہو سکے تو ان کے دستخط کر کے اطلاع دیں۔ تاکہ ایسے دوستوں کے نام حضرت کے حضور میں پیش کر کے وہ ملانے کی تحریک کی جاسکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈیٹور اللہ بنصرہ کی طبیعت ناساز ہے۔ اور ہیٹ درد کی شکایت ہے۔ اجاب حضور کی صحت کے لئے بالآخر ام دعا فرماتے رہیں۔

۱۵ اپریل - پانچ بجے شام کے قریب سخت زلزلہ باری ہوئی۔ جو تقریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ بارش بھی زور کی تھی۔ فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

آج (۱۸ اپریل) بفضل خدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایڈیٹور اللہ کو آرام ہے۔

۴۔ فصلانہ کا کل غلہ جمع ہو جائے پرسیکریٹری ماں کا فرض ہے کہ تمام غلہ بشورہ اور موجودگی تین اور با اثر دوستوں کے فروخت کر دے۔ اور روپیہ دفتر بیت المال میں ارسال کر دے۔
 ۵۔ یہ روپیہ ارسال کرتے وقت ایک رپورٹ ایسی ارسال کی جائے جس سے معلوم ہو سکے کہ کل غلہ اس قدر تھا۔ اور اس نرخ سے ذیل کے دوستوں کے سامنے فروخت کیا گیا۔ نیز یہ بات بھی واضح طور پر لکھی جائے۔ کہ اتنا اتنا غلہ فلاں فلاں محصل نہ وصول کیا۔
 ۶۔ یاد رہے کہ صرف چندہ عام کی معمولی شرح اڑھائی فی من ہے جتنی اس شرح سے تمام دوستوں سے غلہ وصول کیا جائے۔
 عبدالمعنی ناظر بیت المال

حسب مرضی فرزند علی صاحب سیرودا

جناب فاضل صاحب شفی فرزند علی صاحب ۲۲ اپریل کو انشاء بحیثیت مبلغ قادیان سے عازم انگلستان ہوں گے۔ ذیل میں بسببی تک ان کے سفر کا پرگرام دیا جاتا ہے۔ تاکہ جو احباب راستہ میں ان سے ملاقات کرنا چاہیں کر سکیں۔

| | |
|----------|---------------------------------------|
| ۲۲ اپریل | روانگی از دارالامان ۷۔۸ بجے کے درمیان |
| " | بٹالہ روانگی (موٹس) ۹ بجے صبح کے قریب |
| " | امرتسر " ریل ۱۱۔۱۲ |
| " | پٹی " " ۱۴۔۲۲ |
| " | قصور درود ۱۶۔۱۵ |
| " | قصور روانگی ۱۶۔۳۴ |
| " | فیروزپور درود ۱۷۔۲۷ |
| ۲۳ اپریل | فیروزپور روانگی ۵۔۱۵ |
| " | تلونڈی ۶۔۲ |
| " | موگہ ۶۔۵۲ |
| " | لدھیانہ درود ۸۔۵۵ |
| " | لدھیانہ روانگی ۱۱۔۹ |
| " | انبالہ درود ۱۳۔۵۰ |
| " | روانگی ۱۴۔۱۰ |
| " | سہانپور } A ۱۵۔۵۲ |
| " | } D ۱۶۔۶ |
| " | میرٹھ } A ۱۸۔۱۸ |
| " | } D ۱۸۔۲۶ |
| " | دہلی } A ۲۰۔۱۰ |
| " | } D ۲۱۔۰ |
| ۲۵ اپریل | بسببی A ۶۔۱۵ |

گورنمنٹ پنجاب کی سینما موٹر لاری

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے ایک سینما موٹر لاری آئی۔ جس نے ۱۴ اپریل کی رات کو مردوں کے بہت بڑے مجمع میں جو ہندو مسلمانوں پر مشتمل تھا نہایت دلچسپ اور سفید تصاویر پر لبریر میچک لینڈر دکھائیں۔ سینما موٹر لاری کے انچارج سید سلطان علی شاہ صاحب تصاویر کی ساتھ کے ساتھ بلند آواز سے تشریح کرتے جاتے تھے۔ اس موقع پر کبھی اگرچہ مستورات کی ایک کثیر تعداد نے مردوں کے مجمع سے علیحدہ بیٹھ کر تصاویر دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی نشست کا چونکہ کوئی مناسب انتظام نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے دوسرے دن یعنی ۱۵ کی رات کو صدر احمدیہ کے عاظمین صرف مستورات کے اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ جہاں قصبہ کی ہندو اور سکھ عورتوں کے علاوہ قریب کے دیہاتوں کی مستورات بھی آئیں جنہیں حسب ذیل فلمیں دکھائی گئیں:-

- ۱۔ دیہاتوں کی اصلاح اور ترقی کے نظارے گھر وں کی صفائی۔ مکھیوں۔ چھروں اور چروہوں کے نقصانات اور ان سے حفاظت کے فوائد۔
- ۲۔ نہروں کے فوائد اور پنجاب کی ترقی میں ان کے اثرات۔
- ۳۔ بوائے سکولس کے بھین۔
- ۴۔ والٹر کے ہند اور گورنر پنجاب کے بوس اور معائنہ کے سید سلطان علی شاہ صاحب انچارج سینما موٹر لاری جناب پرنیڈنٹ صاحب سماں ٹون کمیٹی کے ذریعہ اور دیگر اصحاب کی امداد سے بہت عمدگی سے ان تصاویر کے دکھانے کا انتظام کیا۔ اور پبلک نے ان میں نہایت دلچسپی لی۔

جن احباب نے فاکسار کو دعا کے لئے لکھا یا فرمایا ہے۔ ان حق میں ضرور دعا کر دے گا انشاء اللہ۔ جناب کرام اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ فاکسار کی تائید اپنی فاضل دعاؤں سے فرماتے رہیں۔
 فاکسار فرزند علی عفا اللہ عنہ

انجمن جماعت اسلام جلسہ میں لیکچر! ۷ اپریل کو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹور کا لیکچر زیر صدارت جناب شیخ دین محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایم۔ ایل۔ سی۔ ۱۱ بجکر ۱۵ منٹ سے ۱۲ بجے تک تھا۔ انجمن کے جلسہ پر

یہ ۲۵ منٹ کا وقت کسی لیکچر کے لئے انتہائی وقت تھا۔ ورنہ عام طور پر ۳۰، ۴۰، ۵۰ منٹ پر اکتفا کیا گیا تھا۔ لیکچر شروع ہونے سے قبل جناب مولوی غلام محی الدین فاضل صاحب سیکریٹری انجمن جماعت اسلام نے ان الفاظ سے تعارف کر دیا۔ کہ گذشتہ گرمیوں میں مجھے شیخ صاحب کا لیکچر ایسٹ آباد میں سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ جو پڑ اثر اور نہایت دلآویز تھا۔ اور اب بھی دوست ان کے لیکچر کو سن کر محفوظ ہوں گے۔ جب لیکچر کا شمار ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔ تو حاضرین مجلس کی طرف سے از حد خواہش اور اصرار ہوا کہ یہ لیکچر اور جاری رہنا چاہیے۔ آخر حاضرین کے اصرار پر لیکچر جاری رہا۔ اور بجائے ۲۵ منٹ کے ۱۴ گھنٹہ دیا گیا۔

دوسرے روز پھر حاضرین مجلس نے ناظمین پر زور دیا۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کا ایک اور لیکچر کرایا جائے۔ چنانچہ مولوی غلام محی الدین فاضل صاحب سیکریٹری انجمن جماعت اسلام نے شیخ صاحب سے لیکچر کی درخواست کی۔ اور دوسرا لیکچر فاضل بہادر ڈاکٹر شفیق صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ یہ لیکچر بھی بہت مقبول ہوا۔

خبر احمدیہ

امولوی کریم اللہ صاحب ولد حافظ اللہ صاحب صاحب ممتعال متعال زمیندار جو جہلم محلہ عید گاہ میں مدرس تھے۔ بعمر ۶۰ سال فوت ہو گئے۔ ان کی نعش ۶ اپریل شام کو قادیان پہنچی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے خود پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے فاضل عاظمین دفن کئے گئے۔ مرحوم نے اپنی جائداد کا حصہ اپنی زندگی میں خود لافل کر دیا تھا۔ اور حصہ آمد ماہوار ادا کرتے تھے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ سابقین اصحاب میں سے تھے۔ بہت محنت اور صلاح انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ سید محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کارپرداز مصباح قبرستان مقبرہ ہشتی قادیان

صحت کی اولیٰ میں نے حسب آفر حساب کر کے مبلغ ۶۸۸ روپیہ جو میر برادریٹ فنڈ سوان حصہ رکھتا تھا بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۲۸ء کو ادا کر دیا ہے۔
 فاکسار شیخ عطاء اللہ ولد نصرت صاحب
 دعائے خواست
 احباب امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فاکسار گل محمد احمدی منگمری
 ۲۔ میری اہلیہ عرصہ سوا سال سے تپ اور کھانسی سے بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ فاکسار شاہ محمد احمدی از کھاریان
 ۳۔ فاکسار امسال بی۔ اے کے امتحان میں داخل ہو گا۔ بزرگان

میں نے حسب آفر حساب کر کے مبلغ ۶۸۸ روپیہ جو میر برادریٹ فنڈ سوان حصہ رکھتا تھا بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۲۸ء کو ادا کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْقَضِیَّة

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء

سوارج یا ہندو سراج

(۲)

ادھ ہندو کانفرنس کی قراردادوں اور بنوں کے ہندوؤں کے سپانسر نے ہی گوہندو مسلمانوں میں اتحاد کی تمام امیدیں پر پانی پھیر دیا۔ اور آئندہ کے لئے منافقت کے خیال کو ایک ہم ثابت کروا دیا مگر اس کے باوجود ہندوستانی قوم پرستوں کو خیال تھا کہ ہندو ہما سبھا کا جو اجلاس جبل پور میں منعقد ہو رہا ہے۔ ممکن ہے۔ وہ حالات میں کچھ اصلاح کرنے کا موجب ہو سکے۔ اور ہندوؤں کی وطن کے لئے تباہ کن کارروائیوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو جائے مگر حالات پیش آمدہ نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ہندو کوئی ایسی تجویز یا تحریک منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ جس سے ان کے اقتدار و تسلط میں کچھ فرق آنے کا احتمال ہو۔ اور جس کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنے جائز اور واجبی حقوق کے حصول میں کوئی مدد مل سکے۔

جبل پور میں ہندو ہما سبھا کا اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ اور اس میں پاس شدہ قراردادیں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ پہلے سے ہی توقع تھی۔ اس میں بھی سندھ کی علیحدگی کی پورے زور کے ساتھ مخالفت کی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر موبجے کی پیش کردہ علیحدگی سندھ کے خلاف قرارداد تمام حاضرین کی تائید سے پاس ہو گئی۔ صرف چار اشخاص نے اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے سندھ کی علیحدگی کے متعلق ہندو ہما سبھا کو کانگریس اور آل پارٹیز کانفرنس کے فیصلہ کا احترام کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر ان کی آواز صلابت ثابت ہوئی۔ اور ہندو ہما سبھا نے علی طور پر اعلان کر دیا۔ کہ بیٹی کے ساتھ سندھ کے الحاق کی صورت میں ہندو سندھ کے مسلمانوں کی اکثریت کے فوائد کو غصب کئے ہوئے ہیں۔ انہیں کسی حالت میں بھی واپس کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتے۔

ان چار اصحاب میں سے جنہوں نے ہما سبھا میں پیش شدہ تجویز کے خلاف رائے ظاہر کی۔ ایک پنڈت مدن موہن صاحب مالویہ بھی ہیں۔ اور پنڈت صاحب وہ شخص ہیں جنہیں ہما سبھا کے جنم دانا اور اس کا رکھشک (مخالف) کہا جاتا ہے۔ اور آج تک ہما سبھا

کو کبھی اتنی جرأت نہیں ہوئی۔ کہ ان کی کسی رائے کے خلاف کوئی بات کر سکے۔ لیکن تعجب ہے۔ سندھ کی علیحدگی کے متعلق وہ اپنا تمام زور فصاحت و بھاشا کے ذریعے لگائے۔ ہندو ہما سبھا کے مجمع میں سے اپنی تائید میں تین آراء کے سوا کچھ حاصل نہ کر سکے۔

علاوہ ازیں پنڈت مالویہ جی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر جالبانی نے جس راز کا انکشاف کیا۔ وہ اور بھی زیادہ حیران کن ہے۔ انہوں نے کہا۔

”تزمیم کننگرک وزیر ہما سبھا (مالویہ جی) نے صاف الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ کہ وہ سندھ کی علیحدگی کے حق میں نہیں ہیں۔ ان کی غرض و غایت محض یہ ہے۔ کہ اس معاملہ کو عام اصول کا رنگ دے کر باواسطہ اپنا مقصد حاصل کریں۔ میں صاف اور واضح طریق عمل کے اختیار کرنے کا حامی ہوں۔ (انقلاب ۱۳۔ اپریل)

ہندو ہما سبھا کے اس فیصلہ کے متعلق ہندوؤں کے ہی ایک طبقہ نے جس میں بڑے بڑے آدمی اور اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبران شامل ہیں۔ اور جن کا بیان ہے۔ کہ

”ہم نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے کی حقے الامکان کوشش کی۔“ (تبع ۱۳ اپریل)

انہوں نے اپنے بیان میں لکھا ہے۔ کہ

”ہندو ہما سبھا نے وہ رویہ اختیار کیا ہے۔ جو مصلحت وقت کے خلاف اور غیر منصفانہ ہے۔“ (تبع ۱۳ اپریل)

مگر باوجود اس کے کوئی ہندو ایسا نظر نہیں آتا جو ہما سبھا کے فیصلہ کو مسترد کرنے کی ہمت رکھتا ہو۔ اور علی طور پر اس فیصلہ سے بیزاری اور علیحدگی اختیار کر رہا ہو۔

جب صورت حالات اس درجہ نازک ہو چکی ہے۔ تو کیا مسلمان راہنماؤں کا فرض نہیں ہے۔ کہ اسلامی حقوق کے تحفظ کا بہترین انتظام کریں۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ مسلمانوں کے بعض لیڈر کھلانے والے ہی مسلمانوں کے حقوق کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کا ایک اخبار جو آج کل ہندو پرستی میں حد سے بڑھا چا رہا ہے۔ باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے کہ ہندو لیڈر روز بروز ترتیب دستور اور مفاہمت کو ناممکن بناتے جا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سلوک پر رضامند ہوتے نظر نہیں آتے مسلمانوں کو یہ یقین کر رہا ہے۔ کہ

”در اگر ڈاکٹر موبجے یا ان کے ہم خیالوں کی فریق پسند ہی نہیں اتنی سی رواداری کی بھی اجازت نہیں دیتی۔ تو ہم قادیان و طہنیت کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ وہ اس وقت وضع دستور کا ارادہ ملتوی کر کے اپنی تمام کوششیں ملک کے آزاد کرنے کے لئے وقف کر دیں۔ تاکہ ان لوگوں کو آخر اترق پسندی کے مظاہرہ کا موقع نہ ملے۔ اگر ملک کو غلامی سے نجات مل گئی۔ تو تو دین و دنیا دونوں دستور کا کام زیادہ مشکل نہیں۔“

سبھ میں نہیں آتا۔ جب ہندو موجودہ حالت میں مسلمانوں کو ان کے واجبی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو ملک کے آزاد ہونے کی صورت میں جب ساری طاقت اور توت ان کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ کس طرح مسلمانوں کے حقوق محفوظ رکھے جائیں گے۔

و حقیقت یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی چالیں۔ مسلمانوں کو نہایت محتاط رہنا چاہئے اور اپنے حقوق کے نصفیہ پر پورا پورا زور دینا چاہئے۔

یورپ جانے والا ہندو مشن

مس لڑکی شدھی جن حالات اور جن اغراض کے ماتحت ہوئی ہے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا شخص اس کے متعلق فخر کا اظہار نہیں کر سکتا۔ جو مذہب کو کھیل نما شہ باجذبات نفسانی پورا کرنے کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ لیکن آریہ اس شدھی پر بڑے فخر اور خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اسے بنیاد قرار دے کر اپنا ایک مشن یورپ میں آریہ دھرم کے پرچار کے لئے بھیجنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ اگر اس مشن کے ممبروں نے بھی اپنے دھرم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے اسی قسم کے دلائل سے کام لیا۔ جنہیں استعمال کر کے ہمارے صاحب اندرون نے مس لڑکی کو اپنا متحدہ بنایا۔ اور آخر شدھی کی ویدی پر چڑھا لیا۔ تو ایک ایک ممبر کو کم از کم ایک ایک عقیدہ منہ کمال جانا کوئی مشکل بات نہیں۔ اور پھر اس کا شدھ بھروس لڑکی پورے پوری تقلید کرنے کے لئے تیار ہو جانا بھی معمولی بات ہے۔ لیکن اس قسم کی شدھی کے جو نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض آریوں کو ابھی سے خوف لاحق ہو رہا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار ”پرکاش“ (۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء) ایسے ہی لوگوں کی زنجیر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

”ہمارا راجہ صاحب ندر سے پہلے ہندوستان کے کچھ راجاؤں نے پریم کے دوش ہو کر کچھ انگریز دیویوں سے دواہ کئے ہیں۔ جو کچھ بے کامیاب نہیں ہوئے۔ راجہ صاحب شکاری کے خلاف ایک انگریز عورت کا مقدمہ تو اس وقت بھی عدالت میں چل رہا ہے۔“

ان حالات میں اس مشن کو جسے ہندو ہمارا راجہ صاحب اندور کی امداد سے یورپ میں پرچار کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ اپنا پروگرام سوچ سمجھ کر بنانا چاہیے۔ تاکہ جس خطرہ کا وہ کاٹو۔ اظہار کیا ہے۔ وہ انہیں پیش نہ آجائے۔ اور راجہ صاحب انہیں عدالت میں یہ بیان نہ دیتا پڑے۔ کہ شدھی کو سلسلہ تھا۔ اصل مطلب وہی تھی۔“

یورپ جانے والا ہندو مشن

مسٹر بلر کی شہمی باہنہ پانچ سو کی

ابھی میں نے لکھا ہے کہ کچھ مندو اور سارے کے سارے آریہ مسٹر بلر کی شہمی پر بڑا غمزہ کر رہے اور بہت خوش ہوئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آریہ تو اس سے بھی آگے جا رہے ہیں چنانچہ راج کا پڑکاش لکھتا ہے۔

اس وقت تو اس شہمی پر سارا مندو جھگڑتے ہوئے ہے۔ لیکن آریہ سماج سمیت پرشوں کے لئے تو دشمنی گورو کا سمبہ۔ وہ آج اپنا سرخڑ سے بند کر سکتے اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے گورو رشی دیانند نے سب سے پہلے یہ آواز اٹھائی کہ دیدیش ناتر کی میراث ہیں۔ ان کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے۔ ویدک دھرم عام لگ رہا ہے۔ جو کوئی چاہے اس میں داخل ہو سکتا ہے۔

اگرچہ آریوں کو حق ہے کہ اپنے رشی کی طرف جو بات چاہیں۔ منسوب کریں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ شہمی جس کے وقوع پذیر ہونے کا باعث ایک ایسا شخص ہو جس کے متعلق خود پرکاش کی یہ رائے ہو کہ "اس وقت تک ان کی زندگی ایک اوباش کی زندگی گذری ہے۔ امید کرنی چاہیے کہ مسٹر بلر کی شہمی درحقیقت ان کی شہمی ہوگی" اس کا سوا ہی جی کی اٹھائی ہونے کی آواز پر عمل کرنا کس قدر سوا ہی جی کی غرضتیں اضاافہ کا باعث ہو سکتا ہے

زمیندار کے

معاصر انقلاب سے "زمیندار" نے جو مصافحہ آرائی شروع کی۔ اور پھر جس طرح مہنت کی کھا کر پس پانچواں وہ سب کو معلوم ہے۔ لیکن "زمیندار" کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بارہا اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ اور گورو ہر ایک سے خواہ مخواہ چھڑ خانی کرنے کی عادت سے باز نہ آیا۔ تو معلوم نہیں آئندہ کتنی دفعہ کے ساتھ ایسا ہی ہو۔ ہم اسے دوستانہ مشورہ دیتے ہیں۔ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔ کہ یہ موجودہ دور زمینداروں کو تہذیب میں کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں۔ اور ہمارے ساتھ خواہ مخواہ لہجے کی بجائے اپنے "قبلہ و کتبہ طفر الملت والدین" کی غیر مناسبتی۔ جو آج کل اپنے پرانے رازداروں کے پیچھے ہی کی طرح چھپنے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں "گھر کے بھیدی" لکھ کر پورے پانچ سو کے کاغز کے ہونے ہیں۔ ان کی شہرت اور ساتھ کو قائم رکھنے کے لئے اس وقت زمیندار کو سزا "حد و حد کی طرف توجہ ہے۔ خطرہ ہے کہ اگر اس نے اس طرح نہ کی۔ تو یقیناً "حضرت مولانا" کو "کارخانہ شکر" سے

قیام کی تجاویز کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ اور پھر زمیندار کو کچھوں کی تلاش میں سرگردان رہنا پڑے گا۔

مسلمانوں کی درس گاہوں کی حالت

خدا کی شان ایک تو وہ وقت تھا جب مسلمان ایک عالم پر حکمرانی کرتے اور ساری دنیا ان کے انتظام اور اہتمام کا لوانا تھی۔ یا آج یہ وقت ہے۔ کہ ان کے معمولی معمولی ادارے بھی ان کی انتظامی ناواقفیت اور نااہلیت کا نام کر رہے ہیں۔ جتنے کہ اس وقت جبکہ وحشی سے وحشی اور جاہل سے جاہل تو ہیں بھی تعلیمی میدان میں بہت ترقی کر گئی ہیں مسلمانوں کی تدریسی تعلیم کا انتظام درست ہے۔ نہ دیوی کا۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" کچھ اپریل لکھتا ہے۔

در علی گڑھ اور دیوبند کے حالات ہمارے پیش نظر ہیں آئے دن ہڑتالوں اور مظالموں کی دل خراش مسلمانوں کی ترقی میں ہے۔ اسی طرح اخبار مسلم راجپوت ۴ اپریل لکھتا ہے۔

"افسوس دیوبند کی قدیم اور مغز مغربی درس گاہ اسپتہ ہی کا رکتوں کے ہاتھوں تباہی کی طرف جا رہی ہے" "سندان اگر عقل و فکر سے کام لے کر دیکھیں۔ کہ ان کے اسلاف کیا تھے۔ اور ان کی کامیابی اور کامرانی کی کیا وجہ تھی تو وہ خود بھی بہت کچھ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ اپنے اندر اس جذبہ کو پیدا نہیں کرتے۔ جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے سینہ میں پایا جاتا تھا۔ اور جسے اس زمانہ میں ہائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے پیروؤں کے دل میں پیدا کر دیا ہے۔"

صداقت کی بطلان

بیرنگ کے ایک نوزائیدہ اخبار "صداقت" نے اپنے ۳۱ اپریل کے پچھمے میں اول تو "افضل" کے ایک تقابلی میں تخریفات کرنے کا جرم کیا ہے۔ پھر تخریفات شدہ تصدیق پر استہزا اور شہسز کی بنیاد رکھی ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ اخبار مذکور نے اپنے نام کی رعایت سے اس نفل کا ارتکاب کیا ہے۔ یا کسی اور کی تخریفات کردہ عبارات کو افضل کے سر قلم دیا ہے۔ بہر حال اسے مطلع کیا جانا ہے کہ جس فقرہ پر اس نے مذاق اڑایا ہے۔ وہ اس نفل میں جس طرح اس نے نقل کیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ "خدا کے رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اگست ۱۹۳۷ء میں بیوی بنایا تھا۔"

"خدا کے رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اگست ۱۹۳۷ء میں بیوی بنایا تھا" (۳۱ اپریل ۱۹۳۷ء)

صاف ظاہر ہے۔ کہ اس فقرہ کے پڑھنے سے وہ بنیاد پرستی منہم ہو جاتی ہے۔ جس پر "صداقت" نے اپنی رذالت کی بنیاد رکھی ہے کیا "صداقت" اتنا بھی اپنا فرض نہیں سمجھتا کہ اعتراض کرنے سے قبل یہ دیکھ لے۔ کہ مخالف کی طرف جو بات منسوب کر رہا ہے۔ وہ مخالف نے کہا ہی ہے۔ یا نہیں؟

گورنمنٹ کے خلاف آریوں کے سستیہ گرو کا مختصر

آریوں نے گزشتہ نومبر کے ابتدائی مہینہ میں "آریہ کانگریس" کا اجلاس دہلی میں منعقد کر کے یہ تجویز پاس کی تھی۔ کہ گورنمنٹ کے احکام کی خلاف ورزی کریں گے۔ مگر اس کام کا شروع اس وقت کریں گے۔ جب ۱۰ ہزار والٹیر اور پچاس ہزار روپیہ جمع کر لیجئے۔ آریوں کے ان امدادوں کا ذکر کرتے ہوئے ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء کے افضل میں لکھا گیا تھا کہ

"ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے کی آریوں کو باوجود اپنے رشی کی تلقین کے نہ آج تک جرأت ہوئی ہے۔ اور نہ آئندہ ہوگی" اسی مضمون میں یہ بھی لکھا تھا کہ

"آریوں کی سستیہ گرو کی تیاری کا تعلق جہاں تک گورنمنٹ سے ہے۔ ہم اسے محض ڈراوا قرار دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ آریوں کو گورنمنٹ کے متعلق کچھ کرنے کی نہ ہمت ہے۔ اور نہ طاقت اور ہم دعویٰ کیسے کہتے ہیں۔ کہ آریہ خواہ زبانی کس قدر ہی بیخ تری کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے بالمقابل کھڑے ہونے کے لئے وہ تعلقاً تیار نہ ہونگے"

ہمارا یہ دعویٰ ہے جو اس قدر صاف اور واضح الفاظ میں کیا گیا تھا حرفت بجز صحیح ثابت ہوا ہے۔ اور زمانہ سماجی جی نے جن کے سپرد والٹیروں کا بھرتی کرنا اور روپیہ فراہم کرنا تھا۔ گورو کل کاگری کے جلسے میں صاف صاف کہا ہے۔ کہ "دہلی کے پاس کردہ ریزولوشن کی آج تک تعمیل نہیں ہوئی یعنی ابھی تک ۱۰ ہزار والٹیر اور پچاس ہزار روپیہ پنجاب نے اکٹھا کر کے نہیں دیا۔ جو کہ واقعی آریہ سماج جیسی ایک زندہ سوسائٹی کے لئے باعث شرم ہے۔ مجھے اس کا بہت شکر ہے کہ آپ عملی کام تو کوئی نہیں کرتے۔ اور تجویز بنانے میں شہر میں" (۱۱ اپریل)

آریہ عملی کام تو بہت کچھ کرتے ہیں۔ مگر سستیہ اگرہ کے لئے کیا کریں۔ سناؤ گورنمنٹ نظر آ رہی ہے۔ جب اس کا سنا بلکہ لے کیلئے انہوں نے سنی دیا نہ جی کے احکام کی کوئی برداشت نہیں۔ تو ناراض سوسائٹی میں ہیں

احمدی مبلغ دمشق اور اس کے مشق

عزیز محترم مولوی جلال الدین صاحب مولوی قاضی مبلغ شام کے حدود شام سے حکم نکال دئے جانے کی خدمت اطاعت احباب الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جو تفصیلی حالات موصول ہوئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

(ایڈیٹر)

فارین کرام اخبار الفضل کو میرے زخمی ہونے کا حادثہ یاد ہوگا۔ کہ وہ مشائخ و ملاؤں کی برائیگت اور انہی کے خفیہ منصوبوں کا نتیجہ تھا۔ جب وہ دلائل کی رو سے مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے اور بعض ذمی علم اصحاب بھی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اور علم طبقہ پر بھی علماء کی دینی علوم سے جہالت ظاہر ہونے لگی۔ تو انہوں نے جیسا کہ ہیئت سے خداوندی سلسلوں کے دشمنوں کی عادت رہی ہے۔ میرے بلکوانے کی کوشش کی۔ مگر رئیس حکومت شیخ یا ملا نہ تھا۔ جو ان کی درخواست کی طرف توجہ دیتا۔ جب انہوں نے اس طرح ناکامی دیکھی۔ تو پھر میرے قتل کی تجویز کی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے مجھے قتل بھی کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور میرے پیار سے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احمدی بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں کی برکت سے وہ اپنے اس مقصد میں ناکام ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی :-

اس حادثہ سے لوگوں کی سلسلہ کی طرف اور زیادہ توجہ ہوئی۔ شفا پانے کے بعد میں نے ہوش میں قیام کیا۔ اور ماہ رمضان میں قرآن مجید کا درس دینا بھی شروع کر دیا۔ جس سے لوگ اور بھی اس طرف متوجہ ہوئے۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ کہ میں اپنے قاتلوں کے سامنے پھر اسی ہیئت اور استقلال سے تبلیغ کروں۔ جیسا کہ حادثہ سے پہلے تبلیغ کرتا تھا۔

بعض مشائخ نے نہایت تعجب ظاہر کیا۔ اور حیرت سے دریافت کیا۔ کہ کیا وہ اس حادثہ کے بعد بھی یہاں سے نہیں جائیگا۔ قاضی نے بھی مجھے بلوا کر کہا۔ کہ چونکہ آپ کے دشمن بہت ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ یہاں سے کسی اور مقام پر چلے جائیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں ایسے وقت میں یہاں سے جانا بزدلی خیال کرتا ہوں۔ میں یہاں ہی رہوں گا۔ اور جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھ میں طاقت ہے۔ سرانجام دوں گا۔

اس عرصہ میں خاص طور پر لوگوں کا سلسلہ کی طرف رجحان نکلا۔ چنانچہ میرے شفا پانے کے بعد ایک ماہ میں بارہ تیرہ اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور بہت سے لوگ تحقیقات کر رہے تھے۔ گذشتہ مہینہ بھی چار اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ حسن بن عبداللہ محزوری، یحییٰ بن الخضری

بومشہور تاجر ہیں۔ (۳۱) احمدی آفندی بن راعب سلطان (۳۲) آمنہ بنت شیخ عمر زوجه ابو محمد ایک اور بات جو سلسلہ کی اشاعت میں مہم ہوئی۔ وہ مشائخ کی کتاب اصح الاقوال کا جواب میزان الاقوال تھا۔ زخمی ہونے سے ایک دن پہلے میں اس کتاب کا ٹائٹل پرچہ چھپنے کے لئے دیکر آیا تھا۔ پھر میں ہسپتال میں ہی تھا۔ جو کتاب چھپ کر تیار ہو گئی۔ اس کتاب میں مشائخ سے تفتہ و حال و نزول المسیح وغیرہ کے متعلق احادیث کی بنا پر بیس سوالات ہیں۔ اور ان کے ائمہ اصناف کے جوابات اور قرآن مجید و حدیث سے اس بات کا ثبوت کہ تبلیغ سے روکنا اور قتل کی خفیہ تدبیریں کرنا اور نکلوانے کی کوششیں کرنا یہ انبیاء اور صلحی اسکے اعداء کا کام رہا ہے۔ انبیاء ریا ان کی جماعتوں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا اس میں ان کو یہ بھی تھمدی کی۔ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ وجعل الذمین اتبعون خوف الذین کفرو والی یوم القیامت۔

کہ آپ کے اتباع دلائل و براہین کی رو سے دوسروں پر غالب رہیں گے۔ اس لئے میرا ایمان ہے۔ کہ تم میں سے کوئی ملا میرا دلائل کی رو سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کتاب تقسیم کی گئی۔ لوگوں نے قبولیت کی نظر سے دیکھا۔ بعض مشائخ کے جواب کی انتظار کرنے لگے۔ مگر کسی ملا کو جواب دینے کی جرات نہ ہوئی۔ اب انتخابات کا وقت آ گیا۔ تاکر قانون اساسی بنایا جائے۔ اور حکومت نے اپنے بعض منافع و مطامع سیاسیہ کی خاطر شیخ تاج الدین ابن شیخ بدرالدین کو موقتاً رئیس الوزار بنا دیا۔ اس کے پاس مشائخ کے دعوے دئے جانے لگے۔ اور میرے نکلوانے کیلئے آہ وزاری کی۔ اور درخواستیں پیش کیں سو جب وہ بیروت گیا۔ تو اس کے تین دن بعد ہائی کمشنر کی طرف سے مجھے اس حکم کی نقل دی گئی۔ جس میں لکھا ہے :-

” چونکہ اسٹاذ جلال الدین شمس بن امام الدین الاحمدی کا یہاں پر رہنا مرغوب اور باعث قلع و قمع راحت عامہ ہے۔ اس لئے ان کے نکلانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری عام ہائی کمشنر اور مفتش پولیس عمومی ہر دو ان امور میں جو ان سے متعلق ہیں۔ اس حسب امر کی توفیق کے لئے مکلف ہیں :-“

اس حکم کے پورے تین دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور کہتا ہے۔ کہ تین دن تک آپ کے نکلانے کا حکم صادر ہو گا۔ چنانچہ اس کے مطابق مجھے ٹھیک تیسرے دن حکم پہنچا۔

گیارہ مارچ کو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام تار دیا۔ کہ حکومت نے مجھے شام چھوڑنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ لہذا بعد اجازتوں یا فلسطین۔

۱۳ مارچ کو ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے تار ملا۔ ہائی کمشنر کے پاس اپیل کر دی کہ بیروت میں ٹھہرنے کی اجازت دے۔ بصورت دیگر حیفاً پہنچ جاؤ۔

چونکہ حکم ہائی کمشنر کی طرف سے تھا۔ اس لئے اس قرار کو منسوخ کرانے کے لئے وقت درکار تھا۔ لہذا میں سید منیر آفندی اخصی کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے اور جماعت کو چند ہدایات دیکر ۱۳ مارچ کو جاء الحق حوزہ حق الباطل ان الباطل

کات نہ ہو قاضی رہتا ہوا حیفاً پہنچا۔ کیونکہ ملاؤں کا میرے نکلوانے کی کوشش کرنا صرف ان کے دلائل کی رو سے مقابلہ سے عاجز آنے کی وجہ سے تھا۔ اور یہ کہ ان کے پاس کوئی معقول جواب نہیں رہا۔ جیسی تو وہ ان اوجھے ہتھیاروں پر جو ہمیشہ سے کفار کا طریق رہا ہے۔ اتر آئے۔ جو حق کے غالب اور باطل کے

کے کافر ہونے کی دلیل بنتی ہے۔ زمانہ مسیح نامری کی یاد پھر تازہ ہو گئی۔ مسیح نامری کو تیسرے سال صلیب پر لٹکایا گیا۔

بہوشی کی حالت طاری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا پھر آپ کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔ اسی طرح اس وقت کے مثیل یہود مشائخ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ادنیٰ خادم کو تیسرے سال قتل کرنا چاہا۔ جس سے اس

بے ہوشی طاری ہو گئی۔ انہوں نے قتل کی خبر مشہور کر دی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ پھر وہاں سے نکلنے کے لئے مجبور کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۱۴ء میں دمشق تشریف لائے اور منارۃ الیضا کے پاس دمشق کے دروازہ میں آپ نے نزول فرمایا۔ تادم حدیث پوری ہو۔ جس میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح و دشمن کے دروازہ میں منارہ کے پاس نزول کریگا۔ چنانچہ سترہاں ہوئی جس میں

آپ نے قیام فرمایا۔ وہ دمشق کا دروازہ ہی ہے۔ اور مسجد مسجد کے منارہ کے شرقی جانب ہے۔ اور آپ تین دن تک جو نزول کی احادیث میں مدت بیان ہوئی ہے۔ وہاں ٹھہرے۔ آپ کی آمد سے ایک شور برپا ہو گیا۔ لوگوں نے سلسلہ کے متعلق مختلف

رائیں ظاہر کیں۔ پھر ایک سال کے بعد حضور نے فاکس راہ سید بن العابدین دلی اللہ شاہ صاحب کو برائے تبلیغ بھیجا۔ شاہ صاحب نے ایک ٹریکٹ حقان عن الاحمدیہ شائع کیا۔

شاہ صاحب نے ایک ٹریکٹ حقان عن الاحمدیہ شائع کیا۔

اور بہت سے لوگوں سے گفتگو ہوئی۔ ایک ماہ کا عرصہ بہت
 پہنچنے پر گذرا تھا۔ کہ حکومت اور اہالی جیل دروز کے مابین
 لڑائی شروع ہو گئی۔ جس میں چند دن کے بعد اہالی شام بھی
 جیل دروز کے ساتھ مل گئے۔ تادمہ بات جو اللہ تعالیٰ نے
 ۲۳ سال پہلے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کہی تھی۔ پوری ہو
 (بلا و دمشق۔ ستر لکھ ستر ہوی۔ ایک اور بلا برپا ہوئی) چنانچہ
 دمشق ایک عظیم بلا میں مبتلا ہوا۔ جس کی نظیر میں
 ہزار سال پہلے تک نہیں ملتی۔ شاہ صاحب چھ ماہ کے بعد
 حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے
 موافق واپس ہند چلے گئے۔ اور خاکسار اپنی طاقت کے
 موافق ان حالات میں جبکہ لوگوں کو رات دن اپنی جانوں
 کا فکر رہتا تھا۔ شہر میں جنگ ہوتی۔ تو میں دندنائی مشینیں
 چلتیں۔ اور ہم کے گولوں کے پھٹنے کی آوازیں ہر طرف سنائی
 دیتی تھیں۔ کام کرتا رہا۔ دو سال تک یہی حالت رہی۔ مارشل
 قائم رہا۔ اجتماعات ممنوع رہے۔ جب احکام شدیدہ میں
 ذما تخفیف ہوئی۔ تو میں نے اس منارہ کے نیچے جس کے پاس
 حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ بنصرہ کا نزول ہوا تبلیغ
 کے لئے مکان لیا۔ جہاں پانچ اشخاص نے بیعت کی جن میں
 سید منیر آفندی اخصی اور سید ابو علی مصطفیٰ بھی تھے۔ اس
 کے بعد شہر میں ایک تحریک پیدا ہوئی۔ اور مشائخ میں ایک
 پہلچ پڑ گئی۔ اور وہ حدیث کہ مسیح منارہ کے نیچے سے نکلیگا۔
 مسیح موعود کی دعوت کے اس مقام کے پھیلنے سے پوری ہوئی
 جو منارہ کے نیچے ہے۔

در عدن اور غیر مبایعین کا پروپیگنڈا

اخبار پیغام صلح ۱۳ اپریل ۱۹۲۸ء میں انقلاب اور پچ کو مد نظر
 اخبار کے مدیر جدید مولوی عصمت اللہ صاحب نے کسی
 نقاب پوش کے کہنے اور ان کے پرائیکٹ شراٹنگز تحریر کے
 عنوان سے در عدن پر لے دئے کی۔ اور ظاہر کیا کہ ان کو
 گویا انقلاب نے متوجہ کیا ہے۔ اس لئے وہ بعد میں گویا
 ہوئے۔ ورنہ وہ خود تو در عدن سے غافل تھے۔ حالانکہ اس
 نام پر دیے گئے ان کی مشین بنانے والے ان کی جماعت کے ہی
 بعض وہ مردمان بے کار ہیں۔ جو ملازمت پولیس سے اپنی
 حسن خدمات کی وجہ سے پیش یاب ہو کر اپنے واسطے کوئی
 دوسرا مفید مشغلہ نہ پا کر اس مشغل بے کاری میں کسی
 ذاتی عناد کی بنا پر مصروف ہیں۔ اور ان کو اس مشین کے
 چلانے کے واسطے ایک مستری بھی مل گیا ہے۔ جسے مولف
 کے ذریعہ ناجائز طور پر چند ماہم وصول کرنے کا موقع نہ
 ملنے کے سبب شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ پس اس سلسلے
 غیر مبایعین کے ذریعہ اخبار پیغام اور فلانت والوں کے
 ذریعہ اخبار انقلاب اور ترجمان سرحد کے کاندھوں پر پتی
 بندوق عناد رکھ کر چلانے کی کوشش کی۔

مدیر پیغام لاہور نے یہ تو کہہ دیا کہ شہر یا رانغان
 کو نہایت ناپاک گالیاں دی گئی ہیں۔ اور کروڑ مسلمانوں
 کے جذبات منافرت کو برانگیختہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ نہ دیکھا
 کہ وہ الفاظ جو ان کے زعم میں ناپاک گالیاں ہیں۔ کب
 اور کیوں لکھے گئے۔ مدیر موصوف نے اگر خود در عدن کا
 مطالعہ کیا ہوتا۔ اور تعصب کی بیٹی اتار دی ہوتی۔ تو
 ان گالیوں کا دینے والا سب سے اول شائدان کو اپنا ہی
 امیر جماعت نظر آتا۔ جس نے حضرت شیخ عبدالرحمن حضرت
 سید عبداللطیف حضرت نعمت اللہ فاں اور حضرت
 عبدالحکیم اور حضرت نور علی کو یکے بعد دیگرے علماء رانغان
 کے فتویٰ لکھے مرتد قرار دیکر سنگ باری سے قتل و جرم
 ہوتا دیکھا۔ تو بار بار لکھا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ احمدی
 کافر یا مرتد ہیں۔ یا مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور یہ کہ محض اختلاف
 عقیدہ کی بنا پر کسی مظلوم کو قتل کرنا ظلم عظیم ہے اور ظلم
 کرنے والے سے ضرور باز پرس ہوگی۔ اور ظلم کا انجام اچھا

نہیں ہوتا۔
 اگر یہ باتیں ناپاک گالیاں ہیں۔ تو ان کے امیر جماعت
 نے اردو شریں دی تھیں۔ شائدان کے نزدیک اگر ان کا
 امیر اردو میں ایسی باتیں لکھدے تو چونکہ شاہ کابل کی زبان
 اردو نہیں۔ اس واسطے وہ ناپاک گالیاں نہیں کہلا سکتیں
 اور اگر فارسی زبان میں وہی باتیں لکھدی جائیں۔ تو چونکہ
 کابل کی درباری زبان فارسی ہے۔ اس لئے ناپاک گالیاں
 سن جاتی ہیں۔ مگر وہ یہ عذر کرتے کہ ان کے امیر نے یہ باتیں
 ۱۹۲۶ء اور اس سے قبل لکھی تھیں۔ اور ہم نے حال میں
 لکھی ہیں۔ اس واسطے ۱۹۲۶ء کی بات اگر ۱۹۲۶ء یا ۱۹۲۷ء
 میں دہرائی جادے تو گالی بن جاتی ہے۔ تو ان کو واضح ہو کہ
 اس کتاب میں جون ۱۹۲۶ء کے بعد کی کوئی تازہ نظم فارسی
 موجود نہیں۔ اگر وہ اس کے خلاف ثابت کر سکیں۔ تو مولف
 رسالہ ان کو مبلغ یک صدر روپے انعام دینے کو تیار ہے۔ مگر
 وہ اور ان کو دھوکا دینے والے ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے
 کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دیدہ و استما انہوں نے پرانی نے
 نئے گلاس میں ڈال کر پی ہے۔

اگر ان کو کسی کی بجا شکایت اور امر واقعہ کا اظہار
 ناپاک گالیاں نظر آتا ہے۔ تو ذرا اپنی جماعت پشاور سے
 ان حضرات کے اخلاق فاضلہ بھی حلقہ طور پر دریافت کر لیں
 کہ اس تحریک کے محرک کن اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں۔ کیا
 ان میں سے ایک جوش غضب میں خود تعالیٰ کو اور بزرگان
 سلسلہ احمدیہ کو اور حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا محمود احمد کو
 نہایت ناپاک الفاظ میں یاد نہیں کیا کرتا۔ ان میں سے بعض
 تو دسمبر ۱۹۲۶ء میں سالانہ جلسہ لاہور سے واپس ہو کر تمام شہر
 نواح میں تقریرات و تحریرات جماعت احمدیہ کے امام اور مطاع کو
 نہایت ناپاک مفتریات کا نشانہ بنائے رکھا۔ جس کا نتیجہ
 آپ کے وہ ناپاک ممبر فرود آقا تعالیٰ کے دربار سے پار ہے
 ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو بالتفصیل اطلاع دی جا سکتی ہے۔
 مدیر صاحب پیغام کو یاد رہے ہیں شہر یا رانغان ان ہے
 کوئی ذاتی بغض اور عناد نہیں۔ جن علماء کے کہنے سے انہوں
 یا ان کے پیش روؤں نے ایک درجن کے قریب احمدی علماء نہایت
 بیدردی سے جرم قتل کر دئے تھے جب کراچی میں علی الاعلان انہا
 کی کرتوتوں سے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ آپ کو بری الذمہ قرار دیا
 تو ہماری جماعت کے واجب لاطاعت امام نے ان کا بندوبست تاجر مقم
 کیا۔ اور مبارکباد دی جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔
 کیا یہ امر اس بات کی دلیل بنیں کہ ہم اعلیٰ حضرت شہر
 رانغان ان کی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ اور منافعات گذشتہ
 کو اب حوالہ بخدا کر کے اپنا رویہ ان کی عداوت پر نہیں تہیز کرتے۔

- ۱۔ احسان سامی حقی۔ ۲۔ ممدوح آفندی حقی۔ ۳۔
 - محمد اعلیٰ بیک حقی ۴۔ منیر آفندی اخصی ۵۔ ابو علی مصطفیٰ
 - ۶۔ ابوصالح محمد صلاح ۷۔ محمد فیصل الباشا ۸۔ ابو محمود
 - محمد الوجود الباردی ۹۔ محمد شریف چوہدری بازار ماردا
 - ۱۰۔ صبی آفندی راعب ۱۱۔ حمدی آفندی ذکی نیلیاتی۔
 - ۱۲۔ خلیل انخفری و علی بیک حیدر
- میں تمام اجاب سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کو جلد تران ممالک میں پھیلائے۔ اور
 ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف اور مصائب
 اور ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ ہمیں اور انہیں تبلیغ کو جاری رکھنے کی
 توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔ خادمہ جلال الدین شمس احمدی از حقیقہ۔

پھر در عدل کئی تصنیف نہیں۔ بلکہ پڑانے اشعار کا مجموعہ ہے۔ جو ۱۹۱۲ء میں جمع کیا گیا جبکہ شاہ کابل کے ہندوستان میں سے گزرنے کا خواب شاہ اُن کو بھی نہ آیا ہو۔ جواب اپنے آپ کو ان کا سب سے بڑا خیر خواہ ظاہر کر رہے ہیں۔

مدیر صاحب پیغام نے لکھا کہ ہمارے خیال میں مفرز معاصر (انقلاب) کا یہ مطالبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح سے دوبارہ در عدل کیا گیا ہے کچھ بے جا نہیں۔ در عدل در حقیقت گالیوں کا لہجہ ہے۔ بلکہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ و دیگر بزرگان دین کو وہ صلا تیں سنائی گئی ہیں۔ کہ تو یہ بھی۔

مگر جو اشعار ساری کتاب میں سے بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

بر دو گو ہرزہ گوے بیابان را - علمدار گروہ باغیہاں را
 کہ اسے پرا ز تعصب مرد جاہل - چرا خوانی تو ناقص مرد کمال
 ان کے متعلق انہوں نے بیان کی آڑ میں حملہ کرنے والے نے لکھا ہے۔ کہ ان اشعار میں بد زبان۔ ہرزہ گو۔ علمدار باغیان پرا ز تعصب۔ مرد جاہل سے مراد مولوی محمد علی صاحب ہیں۔

اسی طرح سے
 بگو شش ہوش بشنوئے مرا تی - بیخا نہ خواہی جام راتی
 میں لفظ مرا تی سے بھی مولوی صاحب ہی مراد ہیں۔

خدا تعالیٰ نے گواہ ہے۔ میرے ذہن میں بھی ان اشعار کے لکھے وقت ۱۹۱۲ء میں یا آج تک یہ نہ آیا تھا۔ کہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرنا ہوں۔ یا کہ ان کو مرق کی بھی بیماری ہے۔ مگر خدا جلنے مدیر صاحب کو اپنے مولانا محمد روح سے کیا دشمنی تھی کہ خواہ مخواہ وہ بات پیر سے دم میں بھی نہ تھی۔ ان کی طرف منسوب کر دی۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے سرحد پشاور میں مدیر پیغام کے ہم خیالوں کی انجمن کے ایک سیکرٹری صاحب تھے۔ جو نظر آتیز مزاج اور سخت گو داقتہ ہوئے تھے۔ انہوں نے پانچ سالہ عرصے کے وفات سے دو سال قبل تک پشاور میں علمداری بغاوت کے خرافوں کو پوری طرح ادا کیا جس پر اس وقت کے اخبار پیغام لاہور کے ہر شہتہ کے سلسلہ مضامین لکھے۔ جن میں ہر ایک اشعار آئینہ لفظ حضرت خلیفۃ المسیح ادا کیے متبعین کے حق میں استعمال کیا گیا۔ اور خود حضرت احمد جری اللہ کو بخت حقیقی و مجازی میں اندھے سے تشبیہ دی تھی۔ میں ان کی بد زبانوں سے تنگ آکر نظم و نثر میں جوابات دئے تھے۔ جس پر اخبار الفضل کے پرچہ شائع ہوئے۔ یہ نظم بھی انہی مضامین میں سے ہے۔ جن میں وہ مخاطب تھے۔ اس پر وہی نظم کا یہ شعر بھی گواہ ہے۔

سہ بہ پشاور علمدار بغاوت
 دہ چوں کذب بتناں را اشاعت

پس وہ علمدار باشندہ پشاور تھا۔ مگر مدیر صاحب نے ایک طرف اس خطاب کا مستحق اپنے حضرت امیر کو قرار دیا اور دوسری طرف اسی خطاب کو ان سے چھین کر میرے استاد اور واجب لغت خان مولوی غلام حسن خاں صاحب کو قرار دیا۔ اور ہمارا دل دکھایا۔

اسی طرح مرق کی بیماری بھی اسی شخص کو تھی۔ جواب ہمارے درمیان موجود نہیں۔ اور وہی اس شعر میں مخاطب تھا۔

بگوش ہوش بشنوئے مرا تی - بیخا نہ خواہی جام راتی
 مدیر صاحب نے اپنی کسی عقیق کی بنا پر لکھا کہ مرا تی مولوی محمد علی صاحب کو کہا گیا ہے مگر کیا کبھی ان کے امیر صاحب نے حضرت احمد جری اللہ کو اندھا اور حضرت عیسیٰ ناصری کو سوجا کھا لکھا ہے۔ جس کی ہم نے اس مرقی اور علمدار بغاوت سے اس طرح شکایت کی ہے کہ۔

گئی ناجی تو اندھا آن جری را - سوجا کھا گونی حضرت امیری را
 پھر مدیر پیغام نے

بجفت مردک ایم۔ اے دی۔ اے۔ مگر دو کلمے ناقص بنے
 زشتش بعدہ آن خواجہ بی اے۔ بی پیغام نظام اورا بنے
 کے آگے لکھ دیا ہے۔ یعنی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مطلب یہ ہے۔ کہ ان اشعار میں ان کی ہتک ہوئی۔ مگر معلوم نہیں۔ کس بات میں ہتک ہوئی۔ کیا یہ کہنے سے کہ کسی ایم اے یا بی اے کے کہنے سے ایک کمال نبی ناقص بنی نہیں ہو سکتا۔ کیا الی کے نزدیک ایک ایم اے یا بی اے کی ڈگری میں یہ کمال ہے۔ کہ جو بات وہ کہدے خواہ کسی ہی ہو۔ اسے غلط کہتا ہتک ہے۔ یا یہ بات غلط ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین بی اے ہیں۔ یا انہوں نے جب ۱۹۱۲ء میں اعلیٰ حضرت نظام دکن کی خدمت میں پیغام بہ حضور نظام لکھا تھا تو اس میں حضرت احمد علیہ السلام کو نبی اور رسول کر کے پیش کیا تھا۔

پھر مدیر صاحب لکھتے ہیں
 سہ بہ پشاور علمدار بغاوت
 دہ چوں کذب بتناں را اشاعت
 میں مراد مولوی غلام حسن خاں صاحب ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اس سے چند شعر قبل میں عقیدہ نبوت رکھنے پر تیرا گواہ ہوں اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

پس ایٹاں جناب خاں صاحب۔ کہ بہراہل سرہ رگشتہ متناہب
 نبی و مرسلین مسد بار گفتہ۔ میں در بدر آں درمئے سفتہ
 یہ کون خاندن صاحب ہیں۔ جن کو لاہور کی سب سے پہلی شوری نے سرحد پشاور پر خلیفہ اور نائب مقرر کیا تھا۔ اور پھر پیغام کے پیش کردہ شعر سے آگے دوسرا یہ ہے۔

جناب خاندن صاحب چوں خوش امت۔ چرا بر عیب بتناں پرہوش است
 اس میں کون مراد ہے۔ اور کس سے علمدار بغاوت کی مذکورہ اشاعت کوئی تیرا سب کی ہے۔ پیغام کے پشاور

میں۔ کہ یہ جناب مولوی غلام حسن خاندن صاحب ہی ہیں۔ جن سے درخواست کی تھی۔ کہ مضمون نویسی کو دل آزار اور خللات واقعہ امور کی اشاعت سے روک دیں۔ اسی طرح سہ

شنو اے مدعی دیدہ بے نور۔ ازین بلے خواہی گشت نہنہ
 نہ تنہا اس دو چشمت کو گشتہ۔ دلست چوں دیدہ است بے نور
 سے مراد آپ کے وہ مبلغ باشندہ پشاور ہیں۔ جو در حقیقت بینا چشم سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور رات کے وقت ان کو نظر نہیں آتا۔ اور باوجود اس کے شب و روز حضرت خلیفۃ المسیح اور مبایعین کے خطا تریر و تقریر سے کذب و غفل کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور غیر خدا کی طرف سے ناگفتہ زلت اور عذاب اٹھاتے ہیں۔ ان کے تعلق اس امر واقعہ کے اظہار اور نصیحت میں کوئی ہتک ہے۔

شاہ مدیر صاحب نے اس شعر کو بھی ہتک قرار دیا ہو کہ
 یہی انجمن تھی جس پہ قابض۔ بنے بیٹھے تھے لاہوری روڈ
 حالانکہ یہ امر واقعہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کثرت ان کے امیر کے دوستوں کی تھی۔ اور انجمن کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ شاہ لفظ رواقص برا معلوم ہو۔ لیکن اگر وہ کوئی لفظ اٹھا کر دیکھتے۔ تو یہ لفظ کوئی گالی نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ گروہ جو اپنے قائد اور امام سے کرکش ہو کر الگ ہو جائے۔ اور اس کو چھوڑنے کیا یہ درست نہیں۔ کہ لاہور کی جماعت کے پاک نمبر کہلاتے والے گروہ نے حضرت خلیفۃ المسیح سے جو امام جماعت احمدیہ ہیں۔ الگ ہو کر قادیان اور اس کے کام چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ اور پیر و دان حضرت علی ہیں سے ایک گروہ کو بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ کہ وہ اپنے امام کو ترک کر کے چلے گئے تھے اور کچھ منہ تھی لاہور (ذیر لفظ رفض و نفستہ)

کیا مدیر صاحب نے اسی بنا پر اس قدر شور مچا دیا ہے کہ خلیفہ ہر گیا۔ ستم ہو گیا۔ در عدل نے طوفان مچا دیا۔
 خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

ضرورت ہے

- (۱) ایک کمپوزٹر کی۔ جو مرجم ٹی۔ اور دوائی دغیرہ دینے کا کام جانتا ہو۔ تنخواہ اوسطاً روپیہ ماہوار
- (۲) ایک معلم کی جو ایک احمدی سبائی کی ڈیکوئوں اور لاکوں کو پڑھائی تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ اوسطاً روپیہ ماہوار
- خواہشمند دفتر امور عامہ میں درخواست کریں۔ درخواست کے ساتھ سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی کا سرٹیفکیٹ پن کے متعلق آنا ضروری ہے
- محمد صادق عفا اللہ عنہ
- ناظر امور عامہ قادیان

گائے کشتی اور ہندو مسلم اتحاد

۱۱۰
(۱) از قلم نیند کشانی تاملہ صاحبہ مستر و اچستہ

معزز ناظرین! آج کل پھر کچھ لوگوں کے دماغوں میں سواراج کی ہوس اٹھ رہی ہے۔ ہم ہندوستانی لوگ سواراج کے سختی میں بھی یا نہیں۔ اس پر کوئی غور نہیں کرتا۔ سواراج کی سب سے بڑی قابلیت ہندو مسلم اتحاد ہے۔ جو ہندوستان میں مفقود بلکہ نابود و ایسی صورت میں ہمارا سرکار برطانیہ سے سواراج مانگتا ہے۔ اس سے اور اندریں حالات سرکار برطانیہ کا ہندوستان کو سواراج عطا کرنا بھی گنجے گوناخن دینے کی مثل ثابت ہو گا۔ پس جب تک ہم ہندوستانی آپس میں مل کر رہنا نہیں سیکھتے۔ جب تک ہم ہرگز سواراج کے مستحق نہیں بن سکتے۔ سب سے پیشتر ملک کے قباضے لیکڑوں کو چاہئے کہ ان تمام اسباب کا پتہ لگائیں جو ہندو مسلم تعلق کے باعث ہیں۔ میرے خیال میں ہندو مسلم تعلق کا بڑا باعث مسند گائے کشتی ہے۔ اور اگر ملک کے مقتدر لیڈر اس کی مسند کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کا کسی طرح سمجھوتہ کر لیں اور مزید برآں اس اور کائناتی ثبوت پیش کر سکیں۔ کہ مسند کشتی ہندو مسلم تعلق کا باعث نہیں بنی گا۔ تب سواراج مانگنے کا حق ہوگا۔ پس اگر ہندوستانیوں کو سواراج کی خواہش ہے۔ تو انہیں مانگنے سے پیشتر قابلیت پیدا کرنے کے اصول کا عملی ثبوت پیش کرنا چاہئے۔

ہمارے مسلمان بھائیوں کو صرف اپنی قربانی کرنی ہوگی اور اپنی ہمسایہ قوم کی خاطر گائے جیسے مفید حیوان کو قربان کرنا اور کھانا اس لئے بنا کر دینا چاہئے۔ کہ بدبیب اسلام میں گائے کی قربانی جائز تو ضرور ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ مسلمان بھائیوں سے انتظار ہے۔ کہ ملک کی خاطر گائے کشتی سے پرہیز فرمائیں۔ ہندو بھائیوں سے بھی دست بستہ درخواست ہے کہ اگر ہمارے مسلمان بھائی گائے کو مارنے سے باز نہیں آتے تو ہم ہندوؤں کو ہی اپنی ہمیشگی آزادی کا ثبوت دینا چاہئے۔ اور مسلمان بھائیوں کو ان کے مذہبی فرائض اور رسومات کی ادائیگی کا پورا پورا حق و آزادی دی جائے۔ جو کہ سرکار برطانیہ کے زیر حکومت انکو اخلاقاً و قانوناً حاصل ہے۔ ورنہ مسلمان ہرگز ہرگز ایسے سواراج کو حاصل کرنے میں مدد نہیں دینگے۔ جس میں انہیں اپنی مذہبی رسومات کی خاطر خواہ ادائیگی مشکل ہو جائے۔ سواراج وہ ہے۔ جس کے ماتحت ہر ایک ملت و قوم کا شخص اپنی اپنی مذہبی رسومات کو آزادانہ طوراً ادا کرے جس طرح وہ اپنے مذہب کی حکومت میں ادا کرتے ہندو بھائیوں کو اس لئے بھی بقدر عقیدت اسلامی رسیم کرنے چاہئے۔ کہ وہ ہندوؤں اور تقریباً تمام مسلمان

میں اور خصوصاً سنٹیک تریما۔ دو پر یعنی دیکر زمانہ میں ہمارے اپنے بزرگوں میں بھی گائے۔ گھوڑے۔ بکرے۔ بھینسے حتیٰ کہ انسان تک کی قربانی کی رسم جاری تھی۔ چنانچہ میں نے اپنی تصنیف گوہر گیت عرف ہندو مسلم اتحاد میں جو بیخبر اشاعت است دھرم وہی بقیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محمولہ اکمل سکتی ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو روپیہ مندرجہ بالا سب اہل گزرتوں اپنشدوں۔ کلپ شاستروں سمیتوں۔ شاستروں۔ براہمن۔ مہا بھارت اور پرانوں کے شکوکوں پر مقبول عام شری پنڈت سائیں آپا ریہ شری پنڈت اہل آپا ریہ شری پنڈت اہل شری سوامی اشکر آپا ریہ شری سوامی رابانج آپا ریہ۔ شری یاسک آپا ریہ۔ مہر شری دھنوتری۔ پردیسر واڈنرگ۔ پردیسر میکسولر۔ پردیسر ولسن پردیسر گرنجھ۔ مہر شری شری سوامی دیانند سرسوتی جی ہمارا ج پنڈت کشمیر کرن داس پردوان آریہ سماج الہ آباد۔ پنڈت دامو داسات ولیکر جی ہمارا ج۔ پنڈت راجا رام شاستری پردیسی۔ وی۔ ای۔ وی کالج لاہور وغیرہ وغیرہ مشاہیر عالم کے ترجموں اور تفسیروں کی بنا پر ثابت کیا ہے۔ کہ بقول ان ہندو پنڈتوں ولیڈروں مثلاً پنڈت شوکار شاستری ہمام و پادھیائے مرحوم کاشی دھرم سربینواس آننگر پردھان کانگریس کمیٹی۔ وہ ہندو ہندو دیکر زمانہ اور تقریباً تمام ہندو کتب مقدسہ میں گلے گلے گھوڑے بکرے۔ بھینسے گلے گلے۔ حتیٰ کہ انسان تک کی قربانی کا جواز و رواج پایا جاتا تھا۔ میں صرف نمونہ کے طور پر چند روپیہ مندرجہ پراکتفا کروں گا۔ مزید دیکھنے کے خواہشمند میری تصنیف گوہر گیت عرف ہندو مسلم اتحاد کا مطالعہ فرمادیں۔

(۱) اظہر و دیکر مقدس میں لکھا گیا۔
"गवात्वं देवमश्न्ये"
ब्रह्मज्यस्य कृतागतो देवपी योरताधसः।
बज्रराशत पर्वणा तो क्षोान क्षरर्मषुना।
प्रस्कन्धान प्राशरो जाहि। लोमान्यस्य
सधि निध त्वचमस्य विवेप्य। मांसान्
स्ये प्रातथ स्वावान्यस्य से वृह अस्थो न्यस्य
पो थ मज्जानमस्य निर्जहि। सर्वा स्याद्भा
पवीरा विअथय। अग्नि रेने क्रव्यात पूषि
श्या नुदताम दोषत् वायुरन्तारक्षान्महतो
वरिमाः। सूर्य सने दिवः प्रादता न्योषत्
ترجمہ:۔ اسی طرح اے دیوی گائے تو برہمنیوں سے دی ہوئی دیوتاؤں کو قبول ہو۔ آسترے کی مہنی تیز و ہار والی تلوار سے اس (گائے) کے سو ٹکڑے کر دے۔ اس کے گوشت اور انترائیوں کو جدا کر دے۔ اس کے بالوں کو منڈ دے۔ اور اس کی کھال یعنی چمڑے کو گوشت اور دھیرے (چمڑا) اس کے کندھوں اور سر کو علیحدہ علیحدہ ہڈیوں اور ہڈیوں کے اندر کی ہینک کو لکھ لو۔

غرض کہ اس گائے کے سب اعضا اور جوڑ جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ (گئی) (آگ) اسے زمین سے اٹھا دے۔ ہوا سے طبقہ وسطی سے اٹھا دے۔ اور سورج اسے دیولک میں پہنچا دے۔ (۲) اظہر و دیکر مقدس کے ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے۔
"मुग्धा देवा उत घृणा यजन्तोत गो रौः प्ररुधा यजन्ता।"
ترجمہ:۔ محبت کرنے والے عالم لوگ کتوں اور گایوں کے اعضاء سے نیکہ کرتے ہیں۔

(۳) اظہر و دیکر کائنات ۱۱۷ نوواک ۲ سوکت ۲ میں بھی یہی کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بخت طوالت اصل منتر نہ دیکر پنڈت سائیں آپا ریہ جی ہمارا ج کی رائے اس سوکت کے تعلق لکھ دینا کافی ہو گا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

ब्राह्मणो वृषभ हत्वा तन्मांसं भिन्न भिन्न
देव ताभ्यो नुहीति तत्र वृषभस्य प्रणोसा
तदङ्गानां चकतमानि कतमदे नेभ्यः
त्रियारिणा भवन्ति तद्विवेचने वृषभको
हवनस्य महत्त्वं च वाचिते। तदस्पन्न अयश्
स्तयते ॥
ترجمہ:۔ برہمن بیل کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو مختلف مختلف دیوتاؤں کے منت (ہون) میں ڈالتا ہے۔ وہاں بیل اور اس کے کون کون اعضاء کس کس دیوتا کو پسند آتے ہیں ان کی تعریف کی گئی ہے۔ اور تفصیل دی گئی ہے۔ اور بیل کی قربانی والے ہون کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور اس ہون سے ملنے والی نجات کی تعریف کی گئی ہے۔
۲۔ اظہر و دیکر کائنات ۱۱۷ سوکت ۲ کے منتر ۲ سے ۲ تک گائے کی قربانی اور اس کے چھتیس اعضاء کا مفصل حال لکھا ہوا ہے۔ جس کے دو ایک منتر تیجے لکھے جاتے ہیں۔ باقی منتروں نیز دیگر ویدوں کے منتروں کے لئے میری تصنیف گوہر گیت عرف ہندو مسلم اتحاد کا مطالعہ فرمائیں۔
वैदिष्टे चमे सवतु वहि लोमानिते। एषा
त्वारशना ग्रभोद गावा लैषो धिनृत्य
नालास्ते प्रोक्षणाः सन्तु जिह्वा समापृ
शुद्धत्वं यतिषो भूत्वा दिवं आह मतीदि
येते देवशामतारः पकारो चयेते जनाः।
तेत्वा सर्वे गो प्सन्ति मे भ्यो भेषाः
प्रातोदने यस्ते मजावदीस्थ यन्मासे
यच्च लोहितम। आमिह्यां २५
ترجمہ:۔ اے گائے تیرا چمڑا ویدی اور نیرے بال آسن ہیں زبان نے تجھے گرہن کیا ہے۔ شاستروں کا اپنی ہینک تجھے تیار کر کے ناپے۔ ۲۔ ۱۔ گائے نیرے بال برش نہیں۔ درنیری زبان پاک

ترجمہ:۔ اے گائے تیرا چمڑا ویدی اور نیرے بال آسن ہیں زبان نے تجھے گرہن کیا ہے۔ شاستروں کا اپنی ہینک تجھے تیار کر کے ناپے۔ ۲۔ ۱۔ گائے نیرے بال برش نہیں۔ درنیری زبان پاک۔

اقتباسات

حضرت امام احمدیہ کا اخلص

جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کوئی نہیں سے یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ ۲۰ جون کو ایک ہزار ایسے مسلمانوں کی شرکت ہے جو فضائل و محامد حضرت ختم المرسلین صلعم پر لیکچر دے سکیں۔ ۱۰ مارچ تک ۵۰۶ نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں جن میں احمدی فرقہ ہی کے ۲۲۹ اور غیر احمدی مسلمان ۲۷۷ غیر مسلم ہیں۔

جناب امام صاحب جماعت احمدیہ بہت زیادہ اسلامی کارنامے نمایاں میں جو دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس سے ان کی لہجیت کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہ ہوگا۔ خدا کے فضل سے یہ تقریریں بہت کارآمد ہوں گی۔ اور ان کی جو کتاب بنگلہ دیش سے نکلے گی۔ وہ ایک تاریخی یادگار ہوگی۔ (مشرق ص ۲۲ ماہیچ)

کیا ہندو مسلمانوں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں

لاہور کے کم از کم ۵ فیصدی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو اور سکھ انگریزی ہسٹولوں کے مسلمان اور عیسائی خاندانوں اور بہروں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چائے مٹھائی اور کھانے علانیہ کھاتے ہیں۔ سرکاری دعوتوں پر انگریزوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے پہلو پہلو ایک ہی میز پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ وہاں تو کبھی یہ لوگ کھانا پکانے والوں کی ذات پوچھتے ہیں۔ اور ندان کی جن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ مگر گھروں میں اگر نام نہاد اچھوتوں سے نفرت کرتے ہیں ان سرکاری دعوتوں میں گائے اور سور کا گوشت پوری آزادی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ (شیر پنجاب ۸-۱ اپریل)

ملکہ افغانستان کی رفیق

پہلی لندن کی لڑکی جو ملکہ افغانستان سے انگلستان میں لی۔ ہسٹول ریونس کی ایک نوع مشاطہ میڈم دن نر ٹوٹی۔ جو کجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اس کے دوسرے سامرین اس پر رشک کرتے ہیں اور مشاطہ بلنگھر کے شاہی محل میں طلب کی گئی۔ اور اس کو بہت کی گئی۔ کہ وہ شاہی ضیافت میں شرکت کے لئے ملکہ نریا کے بال بنانے۔ اس کا بیان ہے کہ جب میں مکرہ میں داخل ہوئی۔ تو میں نے دکھایا۔ کہ ملکہ نریا وہ قیمتی سفید گول پونے ہوئے جس کو ہندو آپ شاہی

ضیافت میں جانے والی تھیں۔ میز کے قریب تشریف فرما ہیں۔ اس وقت آپ ایک مجسمہ حسن معلوم ہوتی تھیں۔ آپ کے ہونے والے بہت بے ادب ریشم کی طرح ملائم ہیں۔ میں نے ایسے لیے اور خوبصورت بال پہنے کبھی نہیں دیکھے تھے۔

مجھے ہدایت کی گئی کہ میں دائیں طرف مانگ نکال کر بالوں میں گھونگر ڈالتی ہوئی پشت کی جانب لے جاؤں اور چوڑا بانڈ دوں۔ علیا حضرت ملکہ کا رنگ بہت نظر فریب ہے۔ آپ کا جسم چھونے سے ایک خاص خوشی اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ آپ کی اشیں حیرت انگیز طریقہ پر اس قدر خوبصورت ہیں کہ میں نے ایسی اشیں کبھی نہیں دیکھیں۔

بالوں میں پیچ و خم دینے کے لئے گھونگر والے آلات گرم کمر کے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ مگر ملکہ مطلقاً ہر اسان درپیشانی نہ ہوئی۔ بلکہ بالکل فاموشی اور سہ کے ساتھ بیٹھی رہی۔ آپ بہت حسین ہیں۔ اور از فرق تا بقدم ملکہ ہیں۔

میں نے ایک شہزادی صاحبہ کے بھی جو آپ کی رفیق سفر ہیں بال آراستہ کئے۔ ان کے بال سیاہ اور بکھرے ہوئے تھے۔ میرا قوی گمان ہے۔ کہ ملکہ نریا بالوں کے کتر والے یا ان پر ٹیٹس ڈالنے کو ناپسند فرماتیں۔ مگر وہ صرف اپنی حیرت انگیز زلفوں کی جدائی کے لئے اپنی طبیعت کو آمادہ نہیں پاتیں۔

جب میں علیا حضرت کے بال سنوار چکی۔ تو مجھے آپ کا تاج لانے کے لئے حکم دیا گیا۔ جس کے وسط میں تین ہیرے لگے ہوئے ہیں یہ ایک ایسا موقوت تھا۔ جو مجھے اپنی زندگی میں دوبارہ حاصل نہ ہوگا اور تمام عمر یاد رہے گا۔ (مجمد ۶- اپریل ۱۹۲۸ء)

گیارہ ہزار میں صرف اٹھاسی مسلمان

مجلس مقننہ کے ایک سینیٹر نے یہ اطلاع دی ہے کہ ۱۹۲۷ء میں ہندوستان کی تمام سرکاری ریوسے لائٹوں پر لاکھوں اور عہدیداروں کی کل میزان گیارہ ہزار کے قریب تھی۔ اور اس عظیم میزان میں مسلمانوں کی کل تعداد صرف اٹھاسی تھی۔ یہ سوسے کے اعلیٰ ترین عہدوں پر ہیں بالخصوص یورپین یا ہندو مندر ہیں۔ اور اس لئے عہدوں پر انگریز اور ہندو نامور ہیں۔ اس لئے تمام وقت اور سرشتوں کے ہندوستانی بنانے سے مطلب صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس تدبیر سے ہندوؤں کو فائدہ پہونچے۔ اسی سلسلہ میں ہماری یہ کوشش ہوئی چاہیے کہ پہلے تو ہندو مسلمانوں کی اس غیر مناسب حالت کو دور کیا جائے۔ اور پھر آئندہ کے لئے مسلمانوں کو خاص نسیانہ سبب قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(مسلم راجپوت امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۲۸ء)

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ

۱۹۱۵ء میں شہزادہ نصر اللہ خاں یورپ کی سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ دھوم دھمام سے دعوتیں ہوئیں۔ آپ کے ہمراہی کچھ اس غضب کا وعدہ ساتھ لیتے گئے تھے۔ کہ چاندی کے چھری کمانٹے بھی تمہارے جاتے تھے۔ ایک آدھ مرتبہ یہ صیبت نازل ہوتی۔ تو بات مل جاتی جب ہر ایک دعوت میں یہی واقعہ ہوا۔ تو دلی زبان سے ہسٹل والوں نے پوچھا۔

خان چھری کا تاشا کون کھا گیا۔ خان نے جواب دیا یہ ہمارے ملک کی رقم ہے۔ چھچھ کا تاشا چھری کھانے والے کا حق ہے۔ اس ناکاری حق پر ولایتی اخباری کا غدول نے آسمان سر پر اٹھایا کابلی ہتھی۔ کابلی چور کابلی ناخدا۔ ان کی دعوت ایشیائی طرز پر کی جائے۔ تو بہتر ہے۔ ہنگامہ لکھنؤ سے مسیح کے طباق اور سفالی پیالے۔

آج کابل کے ظل اللہ اپنی ملکہ کے ساتھ ہوا کھاتے پھرتے ہیں یہ تو معلوم نہیں۔ کہ ان کے ہمراہیوں نے اپنا قدیمی حق چھچھری اب کے بھی وصول کیا۔ یا نہیں۔ مگر ملکہ صاحبہ کی تشریف تفت انداز میں ہم نے دیکھی اور سمجھ گئے۔ کہ چھری کا تاشا حاصل کرنے کے لئے کابل نے یورپ سے تہذیب کا درس ضرور لیا۔

ایران سے پردہ اٹھ چکا۔ ترکوں میں پردہ جرم عظیم ہے۔ افغانی پردہ خشکی تک قائم رہا۔ جہاز پر قدم رکھتے ہی متغی کا بند کھلا نقاب سمندر میں جاگری تہذیب کی اعلیٰ علامت بے پردگی ہے حضور اور حضور کی ملکہ میں اسلام پناہ۔ (زمیندار ۱۵- اپریل ۱۹۲۸ء)

باغیوں کا سردار

گورڈل کے جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی تشریف لائے انہوں نے اپنی تقریر میں کہیں کہہ دیا کہ "اے سناٹو میں تمہیں کیا سبق دے سکتا ہوں۔ ان تمہیں اگر بغاوت سیکھا ہے۔ تو میرے پاس آؤ۔ کہ میں تمہیں برائیوں کے خلاف بغاوت سکھاؤں گا۔"

پنڈت بدھ دیو نے اس کا خوب جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سماجیوں کو بغاوت کا سبق کیا دیں گے۔ کیونکہ آریہ سماجی تو اس شخص کے چیلے ہیں۔ جو باغیوں کا سردار تھا۔ (یعنی سوامی دیوانندہ) (پرنٹ لاہور۔ ۱۴- اپریل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۱۹۲۲ء میں ابو محمد عبدالماجد ولد عبدالواحد مرحوم قوم قریشی عمر ۶۵ سال ساکن موضع پوری بنی صالح بھاگلپور بقائم ہوئے دھواس بلاجرد اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۲۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد اس وقت جو مجھ کو ترکہ میں والدین سے ملی ہے۔ اور جو میں نے خود حاصل کی ہے۔ قیمتی مبلغ چھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کا ایک ثلث یعنی ۲ حصہ صدر انجنین احمدیہ قادیان مقبرہ ہشتی میں وصیت کرتا ہوں۔ (۲) میرے مرنے کے بعد یا میری زندگی میں جس قدر جائداد منتقلہ یا غیر منتقلہ مذکورہ الذیل جائداد کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۲ حصہ کی مالک صدر انجنین احمدیہ قادیان ہوں اور میری تنخواہ جو مبلغ تین سو روپے اس وقت ہے۔ بعد تنہائی بے افتتاری اہراجات جس قدر بعد آج بچے گی۔ اس کی بھی ۲ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی بھی مالک صدر انجنین احمدیہ قادیان ہوں۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حقہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ ۴۔ نومبر ۱۹۲۳ء العبد ابوالمحرم عبدالماجد بقلہ خاص گواہ ہند۔ علی محمد جنرل سیکرٹری انجنین احمدیہ بھاگلپور بقلہ خاص گواہ ہند۔ محمد سعید جوائنٹ سیکرٹری جماعت احمدیہ بھاگلپور بقلہ خاص

۱۹۲۳ء میں محمد شریف ولد حاجی محمد بخش صاحب کے زنی ساکن ہلال موضع گورداسپور حال ملتان شہر کا ہوں بقائم ہوئے دھواس بلاجرد اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری

۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء کو حسب ذیل وصیت اپنی جائداد متروکہ کے متعلق کرتا ہوں (۱) میری زمینات موضع کوث قیصرانی۔ نیز اندر سما ڈ علاقہ فرنٹر موضع بھنگا مین قیصرانی موضع ڈیرہ غازی خان و موضع ٹرکھن موضع لورالائی میں ہیں جو بوجہ فرنٹر ہونے کے درج کاغذات سرکاری نہیں۔ ہاں موضع کوث قیصرانی اول الذکر کی زمینات کاغذات سرکاری میں راج ہیں۔ میرا ایک مکان سکھن کاپل حصہ کوث قیصرانی میں ہے۔ ۲۔ میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ ملازمت بی۔ ایم۔ بی کے طبقہ ہے میں تازہ سیت اپنی ماہوار آمد کا نوں حصہ ۲ حصہ داخل خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۲ حصہ کی مالک صدر انجنین احمدیہ قادیان ہوں گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ۳۔ نوشتہ بمقام قادیان العبد غلام قادر احمد قیصرانی بقلہ خاص گواہ ہند۔ محمد یار احمدی ولد قادر بخش بلوچ قیصرانی ہاں دار قادیان گواہ ہند۔ علی محمد ولد قادر بخش خاں احمدی بلوچ سکھ بستی ہند ار

عالم دار قادیان

۲۵۳۲ میں ملک عبدالقادر خاں ولد ظہور الدین مکے زنی امین آبادی حال لائل پور بقائم ہوئے دھواس بلاجرد اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۳۵ روپیہ ہے میں تازہ سیت اپنی ماہوار آمد کاپل حصہ داخل خزانہ صدر انجنین احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۲ حصہ کی مالک صدر انجنین احمدیہ قادیان ہوں گی۔ ۲۹ ملک عبدالقادر خاں بقلہ خاص گواہ ہند محمد احمد خاں جو بوجہ میر سٹر گواہ ہند حکیم عبدالعزیز خاں ولد ذبی بخش مکے زنی بقلہ خاص

اشتمک

رعایت رعایت رعایت
اجاب کرام اس

چشم خاص لیلیت

رعایت رعایت رعایت
رعایت رعایت رعایت ہوگا۔

حضرت سید موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ اولیٰ رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

درد و دیگر علم کے جماعت احمدیہ کی وہ کتابیں جو

بک پوتالیف و اشاعت قادیان

کی شائع شدہ یا ملکیت ہیں

۱۹۲۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۹ء تک رعایتی قیمت پر ملیں گی

اجاب
کو چاہئے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے چند دست مل کر آرڈر بھیجیں۔ تاکہ ہر ایک کو الگ الگ کتابیں منگوانے میں زیادہ محصول ڈاک نہ دینا پڑے

جو
دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ انہیں چاہئے کہ اس پتے پر اپنی درخواست بھیجیں۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

جو انجنین نے اپنے ہاں لائبریریاں قائم کرنا چاہیں وہ اس رعایت سے ضرور مستفید ہوں۔

فہرست کتب کے لئے
رفصل کا چھپا پرچہ دیکھئے

بک پوتالیف و اشاعت قادیان

اولاد حاصل کرنے کی
حیرت انگیز دوائی
اگر واقعی اپنے اولاد حاصل کرنے کے متمنی اور آرزو مند ہیں تو
حب حمل

جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جیسے عظیم الشان شاہی
طیب اور سچے الملك حافظ محمد اہل خان صاحب دہلوی جیسے بہترین
حکیم کے خانوائی مجرب اور دیات کا تجربہ ہے۔ استعمال کیجئے اور
مراہ حاصل کیجئے۔ ہم نے اپنا تجربہ اور کر رہا ہے۔ فائدہ اٹھانا۔ یا نہ اٹھانا
آپ کا اختیار ہے۔ قیمت "حب حمل" اور ایک مجون خاص شہری
علاوہ محصول ڈاک۔

شیخ مشاق احمد جالٹ شہری
مہتمم احمدیہ یونانی دوا گھر قادیان

حب اٹھرا
کانام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل
گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس
مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نوز الدین صاحب شاہی حکیم کی
مغرب اٹھرا اکسیر کا حکم دہنتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور
مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں
مبتلا ہیں۔ وہ غالی بھراج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے
پڑھے ہیں۔ ان لائانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور ذہین
اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں
کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولد پندرہ شروع عمل
سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولد خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ گولیاں
پرنی تولد عمر لیا جائے گا۔

عبد الرحمن کاغانی دوا خانہ رحمانی قادیان
(پنجاب)

تخالفت پشاو

مشہدی انگلیاں اور پشاوی کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی دیشاوی انگلیاں اور مشہدی رول
لیڈی سوٹ کے مشہدی قنادیز۔ کلاہ پشاوی و بخاری ارزاں قیمت پر
ذیل کے تیسے سے طلب فرمائیں۔ مال سپتہ آنے پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت
دائیں دی جائے گی۔ یا اس کے بر حسب ہمتا خریدار کو دوسری چیز دی جائے گی
اپلٹن

علامہ حمید میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ
بازار کریم پورہ پٹنہ

MESTON PLOUGH

انگریزی بل
نقصہ سن بل

وزن تخمیناً ۱۰ سیر۔ یہ بل اور ان
مٹی ایک طرف پھینک دیجئے
اس کے متعلق مزید
کے پتے پر پتہ
سن بل
یہ ایک نئی یافتہ ہلکا انگریزی قسم کا بل
ہے۔ اور ویسی بل کے مقابلہ میں
ای عمر کام کرتا ہے۔ ہلکی ریتی زمین کے لئے بہت مفید ہے
اس کے پرزے (سفا جگلی) دیہاتی ترکھان بنا کر لگا سکتا۔ قیمت
دوبال کے (۱۰) اور دو دو (۲۰) (۱۰/۱۰)
ایم عبدالرشید اینڈ سنر سوڈا اور ان مشینری بیٹا
(پنجاب)

حب اٹھرا

(۱) جن غریبوں کے حمل گر جاتے ہیں۔ (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر
مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ماں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔
(۴) جن کے گھر استقامت کا حادثہ ہو گئی ہو۔ جن کے باطن میں کمزوری
رحم سے ہوں۔ اور کمزور رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گولیاں
گولیاں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولد پندرہ۔ تین تولد کے لئے
محصولہ اک معاف۔ چھ تولد تک فاس رعایت

مقوی دانت منجن

سوفہ کی پر بو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کسی ہی کمزور ہوں۔
دانت ہلے ہوں۔ گوشت نرہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں
سے خون آتا ہو۔ پیپ آڈا ہو۔ دانتوں میں سیل جتی ہو۔ اور درد
تنگ رہتے ہوں۔ اور سوفہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال
سب نقس دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور
موندہ خوشبو دار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/۱۲

نظام جان عبدالعزیز بن قانون

۲۔ جون کے لیکچر

کی طیاری کے لئے منہ جب ذیل تجویز کو کتاب

سیرت النبی
مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بفرہ العزیز مجلد فار
اسوئٹ سنہ مولفہ میر محمد اسحاق صاحب مجلد ۱۲
برگزیدہ رسول مولفہ مبارک فضل حسین صاحب ۵
سیرت النبی از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بفرہ
داہیت والا لیکچر دیار پشپا سے ۲

ان کے علاوہ

غزوات نبی

لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۵
پندرہ ذیل سے منظرین

کتاب گھر قادیان

عجب التائبہ تحفہ

نہایت مقبر اور بارہ دفعہ کی آرزو۔ مستقل طور پر دل و دماغ کو
طاقت پہنچا کر حافظہ کی قوت کو بحال ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے
واسطے قائم رکھنے والی اور بے خطا ایجاد ہے۔ اس کے استعمال سے
صرف ایک ہفتہ میں قوت ذہنی کے علاوہ جسم کی تیاری میں حیرت
تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ اس کے مصفی خون اور مقوی اعصاب
بھی ہے۔ جس نے ایک دفعہ آزمائش کر لی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے جسم
اشہار بن گیا ہے۔ نوز محصول ڈاک کے لئے ہر ماہ لکھتے ہیجک مفت طلب
فرمائیں قیمت ایک ہفتہ کا کورس صرف ۱۰ روپے کیلئے ہے۔ محصول ڈاک علاوہ
لئے کاپیٹہ فیچر میڈیکل ہال روڈ ریل سٹیشن انبالہ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

۱۵ د ۱۵ اپریل کی درمیانی شب قادیان کے قریب پانچ گھنٹے آتش زدگی کی وجہ سے کئی ہوئی گندم کے قریباً پانچ ہزار گنتے جل گئے۔ آتش زدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔

دہلی ۱۲ اپریل - لالہ سری رام ایم ایم سے رئیس دہلی نے جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں - اپنی پانچ لاکھ روپیہ کی جائداد ہندو یونیورسٹی کو دے دی ہے۔ جائداد کی باقاعدہ رجسٹری چوتھے دن پونہ مالویہ جی کے ام ہوئی ہے۔ اس سے پیشتر آپ اپنی ساری لائبریری ہندو یونیورسٹی کو دے چکے ہیں۔

کلکتہ ۱۱ اپریل - ہڈہ کے بیٹکیوں کی ہڑتال اب تمام چار ڈول میں پھیل گئی ہے۔ تین ہزار آدمی بیکار بیٹھے ہیں۔ شہر میں کئی سے بدبو پھیل رہی ہے۔ اور متعدی امراض پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ جنگی مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان کی تنخواہوں میں ایزادی کئے جانے کا فوری وعدہ کیا جائے۔

لاہور ۱۳ اپریل - سٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مضمون زیر عنوان "انسان نہ جانگلو" دیا تو "اجازت سیاست" میں شائع کرنے کے الزام میں سید جمیب صاحب کو ۳ ماہ قید محض اور سید عنایت صاحب کو ایک ماہ قید محض اور یکصد روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۳ ماہ قید مزید کا حکم دیا ہے۔

کلکتہ ۱۲ اپریل - گذشتہ سرشتبہ کو رام ناتھ قواری نامی ایک شخص سٹرک کے کنارے ایک چٹائی پر مختلف قسم کی ادویہ رکھے بیٹھا تھا۔ ان ادویہ کی تقریبوں کے بل یا زور ہاتھ لگتا تھا۔ عبدالرزاق نامی ایک نوجوان مسلمان بھی ناشاد دیکھ رہا تھا۔ رام ناتھ نے ایک پیشی اٹھائی۔ وہ لوگوں کو دکھا کر کہنے لگا۔ کہ یہ مارگزیدہ کا تریاق ہے۔ عبدالرزاق نے کچھ شبہ کا اظہار کیا۔ رام ناتھ نے جھٹ ایکٹاپ لکال کر عبدالرزاق کے ہاتھ میں دے دیا۔ سانپ نے عبدالرزاق کو فداؤس لیا۔ جس سے وہ ہوش ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سانپ کے زہریلے دانت نکلے ہوئے تھے۔ عبدالرزاق پر دشمنیت طاری ہو گئی۔ جس سے اسے غش آگیا۔ رام ناتھ قواری کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

دہلی ۱۳ اپریل - سکرٹری لجنہ الامتاد ہندو لیتھارٹ لاء دیتے ہیں۔ ۱۳ اپریل ہنرمند صاحب نے پولیس کی امداد سے تمام غیر حاضر طلباء کے کمروں کے تالے توڑ ڈالے۔ اس اثنا میں پولیس اور مجسٹریٹ کا رویہ شریفانہ رہا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف لکھ دیا۔ کہ ہنرمند صاحب نے ہڑتالیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ بلکہ ہتھیان دارالعلوم ابتدائی سے ان لوگوں کے ساتھ جاہلانہ سلوک کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۳ اپریل - سکرٹری لجنہ الامتاد ہندو لیتھارٹ لاء دیتے ہیں۔ ۱۳ اپریل ہنرمند صاحب نے پولیس کی امداد سے تمام غیر حاضر طلباء کے کمروں کے تالے توڑ ڈالے۔ اس اثنا میں پولیس اور مجسٹریٹ کا رویہ شریفانہ رہا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف لکھ دیا۔ کہ ہنرمند صاحب نے ہڑتالیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ بلکہ ہتھیان دارالعلوم ابتدائی سے ان لوگوں کے ساتھ جاہلانہ سلوک کر رہے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

برلن ۱۱ اپریل - آج ایک مریض کلو کے سلسلہ میں شاہ افغانستان پر عمل جراحی کیا گیا۔ جو کامیاب رہا۔ کابل سے اطلاع آئی ہے۔ کہ افغانستان اور روسی حکومت میں ایک نیا عہد نامہ ہوا ہے۔ جس سے تاشقند اور کابل کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ اس سے پیشتر ۳۰ دن میں روانہ کابل سے تاشقند جاتے تھے۔ اب جدید انتظام سے گھنٹے میں یہ فاصلہ طے ہو سکتا ہے۔

لندن ۱۱ اپریل - فلن سہرہ کہ شاہ افغانستان روسی کا دورہ طوری کر دیں۔ اور عمل جراحی سے صحت یاب ہونے پر براہ راست کابل واپس آجائیں۔ پانچویں کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ پندرہ ماہ میں اس تبدیلی کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ افغانستان میں کچھ بے چینی پھیل رہی ہے۔ افغانستان کے وزیر خارجہ جو ملک تریاسکے والد ہیں۔ پیرس سے ہی کابل واپس چلے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کابل میں کسی سازش کا افسانہ ہوا ہے۔ افغانی سفارت خانہ ماسکو نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

پیرس ۱۱ اپریل - دو ٹریبونز میں شدید تضاد ہونے کے باعث ۱۵-۱۰ شخص ہلاک اور ۳۰ شدید طور پر زخمی ہوئے۔ ایک ہل کے قریب ہوا۔ اب تک صرف وہ لاشوں کی شناخت ہوئی ہے۔ لندن ۱۲ اپریل - افغانی سفارت خانہ لندن سنے

منجانب شاہ انان اللہ خان ایک مکتوب جارج پنجم کی خدمت میں تین پرانی اور نہایت ہی نایاب کتابیں پیش کی ہیں ان میں ایک تاریخی رسم الخط کا عجیب و غریب نادر نمونہ ہے۔ یعنی دو صفحوں کی طرح سفید کاغذ پر جو بانس کا بنا ہوا ہے۔ کسی زبردست خطاط نے ہاتھ کے ناخن سے مضمون لکھا ہے۔ یہ کتاب دو سو برس کی پرانی ہے۔ اس کتاب کے ۵۰ صفحات ہیں۔ جو پانچ سال میں لکھی گئی تھی۔

ایک انڈیا آرمی کارولین کے شفا خانہ میں صاف فرائض تھا۔ اس وقت طوفان انتہائی شدت کے ساتھ برپا تھا۔ ذمہ دہ سبھی چکی اور بادل گر جا۔ اس نے ایک بیچ ماری سبھی کی چمک اور بدلی کی ٹوک سے اس کے درخ پر کچھ ایسا عمل ہوا۔ کہ کٹورا سی انھیں کھل گئیں۔

مبیاں ۱۲ اپریل - سالانہ تجارتی میلہ کا افتتاح بادشاہ کے ہاتھوں ہونے والا تھا۔ کہ ایک بم پھٹا۔ جس سے ۱۴ آدمی ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔ مگر باوجود اس کے صبی بادشاہ اپنا کام کرتے اور مجمع میں سے گزرتے رہے۔

ٹوکانو ۱۳ اپریل - ریو سے لائن پر ایک طائر مریض رکھا ہوا پایا گیا۔ اسی لائن سے وہ ٹین گزرنے والی تھی۔ جس میں سائیکلو سٹی رورہ کو آرہے تھے ہم میں ایک ڈور ایندھا ہوا تھا جس کا دوسرا سرا ایک شخص کے ہاتھ میں تھا۔ یہ شخص لائن کے قریب چھپا بیٹھا تھا۔ اور گرفتار کیا گیا۔

جمشید پور ۱۳ اپریل - ایک بڑی گدھ نے ایک گائے کو اپنی چوڑی سے زخمی کیا اور وہ مر گئی۔ گدھ نے گائے کو کھیلے ہوئے منہ میں اپنی چوڑی داخل کر دی۔ تاکہ اس کی زبان اندر سے باہر کھینچ لاسکے۔ چوڑی کا سر اندر گیا ہی تھا۔ کہ گائے کا منہ بند ہو گیا اور گدھ کی گردن اس کے منہ میں بند ہو گئی۔ گدھ نے بہت کوشش کی کہ وہ اپنی گردن و سر نکال لے۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ اور چند ہی منٹ میں اس کا دم نکل گیا۔

کلکتہ ۱۱ اپریل - مس فرخ سلطان نبت آغا مودی الاسلام جلال الدین صاحب مشہور و معروف مدیر مفتی دار حیل المتین ملک مشہور یونیورسٹی کے متحان قانون میں اول درجہ میں آئے۔ اور تمام یونیورسٹی میں مسعود کا دوسرا نمبر رہا۔ اور مسلمان طلباء میں آپ اول رہے۔

سراج گنج ۹ اپریل - موضع چرن ضلع میں سنگھ میں ایک مکان کے سامنے کسی مردہ جانور کی لاش کے اوپر کچھ گدھے بیٹھے تھے۔ کچھ سے کھانے میں مصروف تھے۔ ایک لڑکا جس کا سن ۱۳ سال تھا۔ گدھوں کو رتاں سے اڑانے کے لئے ایک لاشی لے کر نکلا۔ لڑکا گدھوں کو اڑا رہا تھا۔ کہ اتنے میں ایک گدھ بھلی کی حرکت دیکھ کر لڑکے پر ٹوٹ پڑا۔ اور ایک جگہ میں لڑکے کا شکم چاک کر ڈالا جس سے وہ غریب وٹا ہی مر گیا۔

میاں عبدالحکیم صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کو لڈوئل چکر پھیل سوسائٹی لندن نے اپنا فیلو منتخب کیا ہے۔ پنجاب میں آپ دوسرے ایسے فاضل نوجوان ہیں۔ کہ جن کو یہ گراں قدر علمی امتیاز حاصل ہوا ہے۔ حال ہی میں ایم ایس انان اللہ خان نے تذکرہ سوسائٹی کے دفتر کو اپنے قدم ہمنیت لزوم سے مشرف فرمایا۔ تو ایسا ہی اعزاز آپ کی خدمت میں بھی بطور پیشکش پیش کیا گیا۔ جسے آپ نے بہت شکر قبول فرمایا۔

دھن آباد ۱۴ اپریل - ایک ملٹری پولیس کانسٹیبل نے اپنے آپ کو بندوق کی گولی کا نشانہ بنالیا۔ یہ انفسانگ افتخار عدالت کے صحن میں ہوا۔ وہاں سینکڑوں آدمی موجود تھے۔ جنہوں نے پہلے پہل یہ خیال کیا۔ کہ وہ پندوں پر گولی چلائے گا۔ اس نے اپنے پاؤں کے ساتھ گھوڑے کو دبا دیا۔ اور گولی اس کے دماغ سے گزری۔ اور وہ فوراً مر گیا۔

لاہور ۱۴ اپریل - پولیس نے سبھی ٹوٹ بناتے اور چھلانے کے الزام میں موجود ہازہ سے ۵۰ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مراسیاں والا تاجیر بیرون موجود ہازہ رہنے کو میں میں سے سبھی ٹوٹ بنانے کے چند نامکمل بلاک برآمد ہوئے ہیں۔ پوسٹ سرگرم تفتیش ہے۔

چوہدری ہری سنگھ کٹر اسٹیشن کانسر ڈیئر محکمہ جنگلات علاقہ ہوشیارپور میں ایک جنگل میں زورہ پر گئے۔ جنگل کا ایک پانی کی پوٹھا تھا۔ پوٹھی پر گئے تھے۔ کہ ایک چھتیا اور اس کی لڑکھانے سے آتے دکھائی دی۔

چوہدری ہری سنگھ کٹر اسٹیشن کانسر ڈیئر محکمہ جنگلات علاقہ ہوشیارپور میں ایک جنگل میں زورہ پر گئے۔ جنگل کا ایک پانی کی پوٹھا تھا۔ پوٹھی پر گئے تھے۔ کہ ایک چھتیا اور اس کی لڑکھانے سے آتے دکھائی دی۔

دوسری طرف سے ایک خبر ہے کہ ایک شخص نے ایک گدھ کو اپنے منہ میں ڈال دیا۔ گدھ نے اس کی زبان اندر سے باہر کھینچ لیا۔ اور وہ مر گیا۔